مسٹر طاہر القادری
کے الہامات اور شیطانی وساوس

علامہ محمد بشیر القادری

جناب طاہر صاحب کے جو ارشادات گزشتہ کئی سال سے شائع ہوئے اور اپنے والدِ گرامی کے بارے میں قومی ڈائجسٹ صفحہ ۳۸ میں جو تحریر فرمایا۔ اُن کے خوابوں کی داستان ویڈیو کیسٹ میں ریکارڈ ہوئی۔ ان سے ان کی شخصیت کے نفسیاتی اور سماجی مطالعے میں بڑی مدد مل سکتی ہے ویسے تو اخبارات ورسائل اور کیسٹوں میں جو تقریریں یا تحریریں شائع ہوئی ہیں تقریباً سُننے پڑھنے والے تمام جانتے ہیں۔ طاہر صاحب کے خیالات اگر نہ چھاپے جاتے تو اُن کی شخصیت کے مختلف گوشے کھل کر سامنے نہ آتے۔ وہ اپنے والدِ گرامی کے بارے میں جو تحریر فرماتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اپنے والد سے ہر ایک کو محبت ہوتی ہے۔ یہ ایک فطری چیز ہے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کوئی بُری بات نہیں اس پر کوئی انگشت نمائی کی گنجائش نہیں۔ لیکن طاہر صاحب کی چند باتوں نے ایسا چونکا دیا ہے کہ عدیم الفرصتی کے باوجود راقم چند گزارشات پیش کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔

۱۔ طاہر صاحب موصوف نے اپنے والد صاحب کے فضائل ومناقب کے بیان میں افراط و غلو کا ایسا مظاہرہ کیا ہے جو کسی طرح بھی ایک ذمے دار شخصیت کے شایانِ شان نہیں اپنے دور کا جو شخص بھی چوٹی کا ادیب وشاعر ہو یا ڈاکٹر وحکیم ہو یا فقیہ وعالم ہو یا ولی باکرامت ہو یا خطیب ومقرر ہو یہ ایک ایک حیثیت ایسی ہے کہ وہ شخص اس کی وجہ سے اپنے اقران و اماثل میں نمایاں اور ممتاز ہوتا ہے۔ اس کی ایک خاص شہرت اور تاریخ ہوتی ہے اور اس کا ایک ریکارڈ ہوتا ہے۔ جس سے پہچانا جاتا ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ طاہر صاحب کے والد کے اندر بیک وقت مذکورہ تمام خوبیاں اُونچے درجے میں پائی جاتی تھیں۔ وہ غالب کے ہم پلہ چوٹی کے شاعر تھے۔ فقیہ ومجتہد بھی ایسے تھے کہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے سوا

بڑا ان کا ہمسر نہ تھا۔ حکیم وڈاکٹر بھی بڑے اعلیٰ درجے کے تھے۔ حدیث وفقہ کے ماہر استاد بھی تھے۔ کامیاب مقرر وخطیب بھی تھے۔ اور سب سے بڑھ کر صاحب کشف وکرامات بزرگ بھی تھے۔ ۱۵ اپریل ۱۹۸۹ء ماہنامہ قومی ڈائجسٹ خود طاہر کی تحریر۔ لیکن ان سب باتوں کا انکشاف صاحبزادہ گرامی قدر کو کرنا پڑ رہا ہے۔؟ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ لوگ اس نادرہ روزگار شخصیت سے ناواقف رہے۔ اور اب تک ہیں۔ اتنی عظیم تر صلاحیتوں کے ساتھ یہ گمنامی اور مجموعہ خوبی کے باوجود ان کی شخصیت کا پردہ خفا میں رہنا اور اب یک بیک بیساکھیوں کے سہارے انہیں نمایاں کرنے کی کوشش کرنا پڑتی عجیب بات ہے ۔ لیکن جن موجودہ سے مذکورہ دعووں کو جانچا جاسکتا ہے۔ ان کی گمشدگی کا اعلان بھی کر دیا ہے مثلاً ان کی شاعری کا دیوان" دیوانِ فریدہ " کے نام تھا وہ گم گیا۔ اب کسی تضاد کیلئے ممکن نہیں ہے کہ وہ اس دعوے کو نقد وتحقیق کی کسوٹی پر پرکھ سکے

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی

۲۔ دوسری بات جو سب سے زیادہ اہم ہے جس سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ ساری داستانیں زیب داستان کے لئے شلاً طاہر صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ وفات کے دس روز بعد مجھے اباجی قبلہ کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے ان سے تین سوال کئے۔ پہلے سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ مرنے کے بعد سارے پردے اٹھا دیئے گئے تھے اور اسی وقت عالم بالا کی سیر شروع ہوگئی تھی۔ دس روز تک یہ سیر کرائی جاتی رہی اور آج فارغ ہوا تو آپ کو ملنے کے لئے آگیا ہوں۔ تیسرے سوال کے جواب میں فرمایا کہ بیٹے! منکیرین سوالات کے لئے میری قبر میں آئے تو میں اس وقت عصر کی نماز پڑھ رہا تھا انہوں نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا تو واپس چلے گئے اور پھر مڑ کر ہی نہیں آئے۔ گویا سوال وجواب سے ان کے والد صاحب مستثنیٰ ہی ہوگئے۔ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے۔

حالانکہ نبی کریم کی حدیث ہے کہ مردہ دفنانے کے بعد اس کی قبر پر کھڑے ہوکر اس کی ثابت قدمی کی دعا کرو۔ کیونکہ اسی وقت اس سے باز پرس شروع ہوجاتی ہے۔ لیکن واحد مسٹر صاحب کے والد گرامی ہیں جن سے حساب وکتاب بالکل ہی نہیں ہوا۔

حضراتِ گرامی یہ خواب جسے ایک حقیقت کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ بالکل نص صریح سے متصادم ہے اصل میں یہ ساری گپ گوئیاں ہیں جو اپنے والد کی قد آوری ثابت کرنے کے لئے گھڑی گئی ہیں۔ شاہد یہی وہ مصطفوی انقلاب ہے جس کا علم ہے کہ طاہر صاحب باوجود کہ سو بار سیاست میں نہ آنے کی قسمیں کھاتے رہے کہ میں سیاست میں نہیں آؤنگا اللہ کی قسم میں سیاست میں نہیں آؤنگا - کوُدے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ ساری کی ساری داستانیں اس شیطانی سیاست کو پروان چڑھانے ہی کے لئے تھی اسی لئے تو کبھی شیعہ حضرات کے ساتھ بے حد محبت کا اظہار کرتے ہوئے اُن کے ساتھ ۱۰ ر جنوری ۱۹۹۰ء میں اتحاد فرمایا۔ حالانکہ سب حضرات جانتے ہیں کہ شیعہ کا کلمہ اور اذان مسلمانوں کے خلاف۔ طاہر صاحب تو فرماتے ہیں کہ خمینی کی زندگی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی اور خمینی کی موت حضرت حسین کی موت۔ مسٹر طاہر نے اپنی پہلی کانفرنس میں فقہ حنفی کو " پبلک لار " کے بجائے " جنرل لار " کہا ہے اور فرمایا کہ ہمیں ملک میں ایک حنفی فقہ کو نافذ نہیں کرنا ہے بلکہ یہاں شیعہ اور اہلِ حدیث بھی رہتے ہیں۔ حضرات آپ جانتے ہیں کہ فقہ جعفری سراسر غیر اسلامی آئین ہے۔ ان کے بارے میں فرمایا کہ میری نماز بھی شیعہ وغیرہ کے پیچھے ہو جاتی ہے اور پڑھتا بھی ہوں)۔

طاہر صاحب اپنے آپ کو قائدِ انقلاب منوانے کے لئے بھر پور جدوجہد شروع کر رکھی ہے اس سلسلے میں وہ ہر رنگ رنگے جا چکے ہیں جو کسی پر مخفی نہیں۔ جب سے سیاست میں آنے کی قسم توڑی ہے۔ اُسی وقت کفارہ ادا کرنے کے لئے خوبوں کی دنیا میں جا پڑے۔ قارئین کرام! جھوٹے پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام ملائکہ کی لعنت ہو اگر جھوٹ ثابت ہو جائے تو جو چور کی سزا ہو بندہ اُس کے لئے حاضر ہے ان کی آواز ان کی زبان یعنی ویڈیو کیسٹ کے ذریعے آپ خود سماعت فرما سکتے ہیں۔ ہمیں طاہر صاحب سے کوئی ذاتی عداوت نہیں یہ سب کچھ حبُّ فی اللہِ و بغضٌ فی اللہ او کما قال رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

ہے۔ ورنہ اس سے ہمیں دنیاوی فائدہ بالکل نہیں ہے۔ یہ تو اسلام اور کفر کا مسئلہ ہے
مسٹر طاہر نے اپنے تمام خوابوں کا پورا قصہ سنایا جو ویڈیو کیسٹ میں ریکارڈ
کر لیا گیا۔ جس کا متن آپ حضرات کے سامنے پیش کرتے ہیں جن حضرات کو یقین نہ ہو وہ
ہمارے ادارہ منہاج الفرقان سے طلب فرما سکتا ہے۔

۱۔ نبی کریم کی قبر شریف گر گئی تھی میں نے تعمیر کر دیا۔

۲۔ نبی کریم نے اذان کہنے والے کو خاموش کر دیا۔ اور فرمایا آج میرا طاہر اذان کہے
گا لہٰذا میں نے اذان پڑھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پانچ نمازیں ادا کیں۔

۳۔ میری اصلی عمر ختم ہو گئی تھی جب فرشتہ جان قبض کرنے کے لئے حاضر ہوا تو نبی کریم
نے فرمایا کہ اے فرشتہ واپس جا اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ ہمیں طاہر کی عمر اور چاہیئے
بہرحال تیس ۳۰ برس اور بڑھا دی گئی جس میں ۱۵ برس گزر چکے اور ۱۵ برس باقی ہیں۔

۴۔ آقا علیہ السلام نے مجھے اپنے ہاتھوں سے سند لکھ کر دے دی۔

۵۔ میرا نام میری پیدائش سے پہلے نبی کریم نے رکھا۔ سیاست کے لئے بھی خود اُن کا
فرمان ہے ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔

۶۔ نبی کریم نے مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا جب کہ تمام صحابہ بھی موجود تھے۔

۷۔ آقا پاکستان تشریف لے آئے۔ ناراض ہیں، خفا ہیں۔ لوگوں کو زیارت نہیں کرا
رہے سارے لوگ واپس چلے گئے فقط میں (طاہر القادری) تنہا کھڑا رہا۔ حضور مجھے
دیکھ کر مسکراتے ہیں۔ کمرے میں خود آنے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔ اور فرماتے
ہیں طاہر "میں اہلِ پاکستان" اور یہاں کے دینی مدارس اور علماء کی دعوت پر پاکستان
آیا تھا۔ لیکن انہوں نے مجھے بڑا دکھ دیا ہے (تو نے نہیں) میں ان سب سے دکھی
ہو کر (آپ سے نہیں) واپس جا رہا ہوں۔ انہوں نے میری کوئی قدر نہیں کی کوئی
اہتمام نہیں کیا۔ بس میں پاکستان چھوڑ کر جا رہا ہوں کبھی واپس نہیں آؤں گا۔ طاہر
فرماتے ہیں پھر میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گر پڑا۔ قدمین شریفین
پکڑ لیتا ہوا) چومتا ہوں۔ روتا ہوا، چیختا ہوں۔ ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں آقا

خدا کے لئے فیصلہ بدل لیجیے۔ حضور بار بار فرماتے ہیں کہ " میں بہت دکھی ہوں انہوں نے مجھے بلایا تھا میری عزت نہیں کی " طاہر کہتے ہیں میں روتا ہوں بار بار التجا کرتا ہوں حضور اپنا فیصلہ واپس لے لیں۔ دیر تک التجا کرنے کے بعد آقا کے مزاج میں شگفتگی آتی ہے۔ غصہ مبارک ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اور مجھے شفقت سے فرماتے ہیں۔ طاہر پاکستان میں مزید ٹھہرانا چاہتے ہو تو اس کی صرف ایک شرط ہے تم اس شرط کو پورا کرنے کا وعدہ کرو۔ طاہر صاحب فرماتے ہیں میں نے عرض کیا وہ شرط کیا ہے فرمایا شرط یہ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو؟ کہ میں پاکستان میں ٹھہر جاؤں تو میرے میزبان تم بن جاؤ تو میں مزید سات روز پاکستان میں قیام کروں گا۔ لیکن میرے ٹھہرنے کا انتظام بھی تمہیں کرنا ہوگا۔ پاکستان جہاں کہیں آؤں گا جاؤں گا "ٹکٹ" اور آمد ورفت کا انتظام بھی تمہارے ذمہ ہوگا۔

عزیز قارئین کرام:۔ مندرجہ بالا بطور نمونہ اقتباسات جو وڈیو کیسٹ میں موجود ہیں پاکستان کے جرائد اور اخبارات میں آجکل ان کا بڑا زور و شور ہو رہا تھا لیکن جب تک ہم نے اپنے کانوں سے سُنے نہیں اُس وقت تک بالکل اس بارے میں قلم نہیں اٹھایا لیکن جب سُن لیا بیان کرنے پر مجبور ہو گئے۔

عزیز قارئین کرام: بقول " طاہر " آقا علیہ السلام اتنے بے بس ہیں کہ نعوذ باللہ ٹکٹ اور دوسرے اخراجات کے بندوبست کی ذمہ داری طاہر صاحب کو سونپ دی ہم احباب اہلسنت سے عرض کرتے ہیں کہ اس بے لگام گھوڑے سے اہلسنت کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے بلکہ طاہر یہ خود اپنا احتساب کرے۔

سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے اور جلد از جلد سیاست کے زینہ پر سوار ہونے کے لئے جمہوریت کے ناطے جو راہ اختیار کی ہے۔ مسلک اہلسنت کو بدنام کرنے کے لئے ہر غیرت مند سُنی ایسی خرافات بالکل سننے تک تیار نہیں۔

ہم مشورہ دیتے ہیں کہ طاہر صاحب سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر کے پہلے اپنا عقیدہ درست کریں اور جب عقیدہ کا قبلہ درست کر لیں تو پھر تبلیغی میدان یا سیاسی میدان جہاں چاہیں قدم رکھیں۔ ایسے خواب مرزا غلام احمد قادیانی بھی بناتے تھے

اُمّت

فقیر ابوالعلا محمد عبداللہ القادری اشرفی رضوی قصور۔



- اُمّتِ اِجابت
  - اہل السُنّت والجماعت (السواد الاعظم) کثرھم اللہ تعالیٰ بحرمۃ النبی المصطفیٰ
- اُمّتِ دعوت
  - عیسائی
  - یہودی
  - مجوسی
  - دہریہ
  - ہندو
  - سکھ
  - بُدھی
  - جینی

اس بڑے گروہ سے جو بدعقیدہ ہوکر خارج عن الاسلام ہوئے۔ مندرجہ ذیل ملاحظہ ہوں

معتزلہ، قدریہ، جبریہ، مرجیہ، معطلہ، مشبہ، رافضیہ، ناصبیہ، وہابیہ مقلدین، وہابیہ غیر مقلدین، قادیانیہ، احمدیہ، نیچریہ، چکڑالویہ، مودودیہ، طاہریہ

فائدہ:- اب سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا نمائندہ کون ہوسکتا ہے؟ جو اھل السنت والجماعت سے ہو یعنی۔۔

اہلسنت والجماعت سے خارج ہوچکے ہیں اور پھر خارج عن الاسلام ہوچکے ان کو بے ایمان اور مرتد سمجھتا ہو۔ بایں وجوہ پروفیسر

کی امت کا نمائندہ نہیں ہوسکتا۔ یہ ضروریات دین کا منکر ہے۔ کافر و مرتد کو مومن سمجھتا ہے۔ کافر و مرتد کو مومن سمجھنا کفر ہے پہلے

علیہ وسلم کی امت کا نمائندہ بننے کی کوشش کرے اپنے منہ میاں مٹھو بننا اچھا نہیں۔ (از ابوالعلاء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[redacted]

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

برادرانِ اسلام: انسان کی زندگی دو ہیں ایک دنیوی جو تھوڑے زمانے تک باقی رہ کر ختم ہوجاتی ہے۔ خالقِ عالم نے جتنا زمانہ اس کے لئے مقرر فرمایا ہے اس سے ایک سیکنڈ گھٹ سکتا ہے نہ بڑھ سکتا ہے، دنیا کی بڑی سے بڑی کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس میں کمی بیشی کرسکے۔ انسان کی دوسری زندگی اُخروی ہے جو ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہے دنیوی زندگی کی طرح اس کے لئے کوئی حد نہیں کہ وہاں پہنچ کر ختم ہوجائے، اس ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کا خیر و خوبی کے ساتھ گزرنا چونکہ دنیوی زندگی کے کامیاب ہونے پر منحصر ہے، اس لئے ہر عاقل کا فرض ہے کہ اپنی دنیوی زندگی کو کامیاب بنانے کے واسطے ہر ممکن کوشش عمل میں لائے، اور ہر وقت، ہر آن اس کی درستی کی جانب متوجہ رہے باقی رہی یہ بات کہ دنیوی زندگی کو کس طرح کامیاب بنایا جائے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ کامیابی کا صرف ایک طریقہ ہے اس کے علاوہ جس قدر طریقے ہیں سب کے سب درحقیقت زندگی کو خراب کرنے والے ہیں، اور وہ ایک طریقہ یہ ہے کہ دنیوی زندگی میں انسان کے دو تعلق ہیں ایک خالق سے دوسرا مخلوق سے۔ ان دونوں تعلقات کو تا زیست اسی طرح قائم رکھے جس طرح سید الابرار مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم رکھا، اور ان کے متعلق جو ہدایات فرمائیں اُن سب کو اپنا نصب العین بنائے یعنی اپنی زندگی کو محبوبِ خدا کی زندگی کے سانچے میں ڈھال کر آپ کے رنگ میں رنگ جائے، اپنے لیل و نہار کو آپ کے لیل و نہار کے ساتھ اس طرح مطابق کرلے کہ عبادت و ریاضت میں، معاشرت و ملت میں، گفتار و رفتار میں، نشست و برخاست میں، خورد و بزرگ اور احباب کی ملاقات میں، خورد و نوش اور لباس میں، انسانی ضروریات سے فراغت اور جسم کی طہارت میں، بیداری اور خوابِ راحت میں، الغرض جملہ اعمال اور اخلاقیات میں آپ کے نقشِ قدم کو اپنا پیشوا بنا لے، یہاں تک کہ اسی حالت میں دارِ فانی سے ملکِ جاودانی کی طرف رخصت ہوجائے۔

مولانا محمد بشیر القادری

[redacted]

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

مسٹر طاہر القادری کے الہامات اور شیطانی وساوس

پر

مشتمل ویڈیو کیسٹس و آڈیو اور رسائل

(۱) جن میں مندرجہ ذیل الہامات بیان کیے گئے ہیں۔

(۲) نبی کریم قبر انور سے نکلے اور میرے گلے ملے دیر تک مجھے اپنے دونوں بازوؤں کے زور سے خوب بھینچ دیا

(۳) میں نے خود اذان کہی اور نبی علیہ السلام کے پیچھے پانچ نمازیں ادا کیں۔

(۴) نبی کریم کی قبر مبارک گر گئی تھی میں نے بنایا اور پلستر کر دیا۔

(۵) نبی کریم نے مجھے سند لکھ کر دی اور پاکستان میں اپنا خصوصی نمائندہ مقرر کر دیا۔

(۶) نبی کریم نے مجھے گود میں بٹھا لیا جب کہ تمام صحابہ کرام موجود تھے۔

(۷) نبی کریم ناراض ہو گئے تھے میں نے منایا اور ان کے پاکستان آنے کے لئے ٹکٹ کا انتظام بھی

( ) میں نے کیا ہے۔

(۸) نبی کریم تمام علماء اور اداروں پر ناراض ہیں فقط مجھ پر اور منہاج القرآن پر راضی ہیں

میرا نام طاہر خود نبی کریم نے تجویز فرمایا۔

(۹) میری موت کا وقت آ گیا تھا مگر نبی کریم نے فرشتہ کو واپس کر دیا تو فرمایا چلو طاہر کی عمر مزید [illegible] سال

(۱۱) دوستوں اب میری عمر ۱۵ سال باقی ہے لیکن کام بہت کرنا ہے۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ نے مصطفوی انقلاب کی کامیابی مجھے دکھا دی جن جن مراحل میں گزرے گی۔

۳۰۔ روپے ٹکٹ خرچ ارسال فرما کر حاصل کریں

مرکزی دفتر: **منہاج الفرقان** بلدیہ ٹاؤن نمبر ۳ داتاری جامع مسجد

رسائل کا ڈاک خرچ ۔ ۵ روپے پاکستانی ۔ ریڈیو کیسٹ کا ڈاک خرچ ۔ ۳۰ روپے
ٹیپ کیسٹ کا ڈاک خرچ ۱۰ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طاہر القادری بد مذہب اور گمراہ ہے اُس کا اسلام سے نام کا بھی رشتہ نہیں ،وہ طاہر القادری نہیں طاہر الپادری ہے: حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا ازہری

آج فتنوں کا دور دورہ ہے۔ آئے دن نت نئے فتنے ظہور میں آکر اُمتِ مسلمہ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ دشواری یہ ہے کہ طاغوتی طاقتوں کے یہ نمائندے منافقت کا لبادہ اوڑھ کر آرہے ہیں۔ موجودہ دَور کا سب سے بڑا فتنہ اپنے نام کے آگے قادری لگا کر سُنّیت کا لبادہ اوڑھے رونما ہوا، ابلیس لعین کی طرح اپنی شیریں خطابت سے اُمت پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ یہ فتنہ پاکستان سے اُٹھا، جب علمائے اہلِ سنّت نے وہاں اس کا بائیکاٹ کیا تو یہ فرار ہو کر کینیڈا میں پناہ گزیں ہوا۔ اور وہاں سے ٹی وی کے ذریعے گمراہیت کا زہر پوری دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ جیسے ہی اس فتنے کی انڈیا میں آمد آمد ہوئی علمائے اہلِ سنّت نے اپنی دینی بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے اس کے سدباب کے لیے کمر کس لی اور سب نے اپنے اپنے طور سے اس کے ردوابطال کی کوششیں شروع کر دیں۔ ممبئی کے سُنّی جنتی بھائیوں کو یہ خوش گوار موقع میسر آیا کہ ان دنوں حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری یہاں تشریف فرما تھے۔ احبابِ اہلِ سنّت نے یہ ضروری سمجھا کہ طاہر الپادری کے متعلق حضور تاج الشریعہ کا موقف عوامِ اہلِ سنّت تک پہنچایا جائے۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر ۲۵ رفروری ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ ممبئی کے کچھی میمن جماعت خانہ (محمد علی روڈ) میں ایک اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں حضرت نے علمائے اہلِ سنّت و جماعت کی کثیر تعداد اور عوامِ اہلِ سنّت کے سامنے اپنا موقف بیان کیا جو کہ درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم. نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیہ اصحابہ الکریم

طاہر القادری کو میں آج سے نہیں بلکہ بہت لمبے عرصے سے جانتا ہوں۔ جب طاہر القادری کی پاکستان میں بحیثیت مقرر کے اس کی ابتدا ہوئی۔ میں نے اس کے بعض بیانات بھی سنے اور علمائے اہلِ سنت و جماعت نے شروع شروع میں جس طرح پاکستان میں ایک شخص تھا اسرار الحق اُس کو آگے بڑھایا تھا، بعد میں اُس نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ بد مذہب نکلا۔ اُس نے اپنی بد مذہبی ظاہر کی۔ یہی کچھ حال طاہر القادری کا ہوا۔ سن ۸۵ء سے پہلے کراچی میں مَیں نے میں اس کے بعض بیانات سنے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کی تعریف میں اس نے ایک جلسے میں بہت اچھی تقریر کی لیکن اعلیٰ حضرت کا نام لینا یا اُن کی تعریف کر دینا یہ سُنّیت کا مدار نہیں ہے۔ حدیث میں آیا ہے: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کبھی اِس دین کی تائید کافر کے ذریعے بھی فرماتا ہے۔''

تو وہ اہلِ سنت و جماعت کے ساتھ رہا اور علمائے اہلِ سنّت و جماعت کا دَم بھرتا رہا۔ اعلیٰ حضرت کا دَم بھرتا رہا۔ یہ سب کچھ اس کی طرف سے آپ یہ سمجھ لیجیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہلِ حق اور دینِ حق کی تائید میں کچھ وہ بلوا دیا جو آج اُس کے خلاف حجت ہے۔ اور اس کے بعد سن ۸۵ء میں مجھے اُس نے دعوت دی لاہور میں اپنا ادارہ منہاج القرآن دیکھنے کے لیے۔ میں نے دعوت قبول کر لی تھی۔ گاڑی میری ابھی لاہور پہنچی نہیں تھی کہ مجھے ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن'' طاہر القادری کی کتاب دکھائی گئی۔ اُس کا میں نے سرسری مطالعہ جب کیا تو اُس کے اندر شروع ہی میں اُس نے یہ لکھا کہ بریلویت، دیوبندیت، شیعیت اِن میں کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے تعبیری تشریحی اختلاف ہے۔ اور سبھی ایک ہیں۔ پوری کتاب اِسی مضمون سے بھری ہوئی تھی۔

وہ دن اور آج کا دن میں نے کبھی طاہر القادری کے کسی جلسے میں شرکت نہیں کی اور مجھ سے بہت اُس کے ہمنوا اصرار کرتے رہے کہ اُس کی دعوت پر مَیں جاؤں۔ میں نے کہا کہ پہلے یہ معاملہ صاف ہوگا اُس کے بعد پھر بات کچھ آگے بڑھے گی۔ پھر ساؤتھ افریقہ میں جب کچھ عاقبت نا اندیشوں نے اُس کو بلایا۔ ہم لوگوں نے اپنی برأتِ ذمہ کے لیے اُس کی گمراہی اور اُس کے کفریات سے اُن لوگوں کو آگاہ کیا کہ اُس کو بلانے سے باز آئیں۔ وہ بُلا کر کے رہے اور دھوکے سے ہم کو بھی بلا لیا۔ اُس موقع پر میں اسٹیفورڈ جو ڈربن کی جامع مسجد ہے وہاں پر علمائے اہلِ سنت جن میں محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری رضوی امجدی مدظلہ العالی قابلِ ذکر ہیں۔ وہ اور مَیں اور دوسرے مقامی علما وہاں پر حاضر ہوئے۔ اور اُس کو مناظرے کی دعوت دی۔ وہ مناظرہ نہ کر سکا۔ میدان چھوڑ کر کے بھاگا اور اُس جلسے میں خلفشار کروا دیا۔

اُس کے بعد سے آج تک اُس کا حال بد سے بدتر ہے۔ پہلے تو سنی وہابی، سنی دیوبندی، سنی شیعہ اِن سب کو ایک کرنے کی مہم چلائی اور اب یہودی، عیسائی اور مسلمان سب اُس کے نزدیک beleiver ہیں، یعنی یہودی اور عیسائی اس کے نزدیک اہلِ ایمان ہیں۔ اور اس کی کلپ (Clip) میں نے خود دیکھی ہے۔

یہاں اگر سعید نوری وغیرہ نے اُس کلپ کو مہیّا کیا ہو تو علما اور عوام سُن سکتے ہیں۔اور یہ میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ اُس نے کہا کہ ہماری مسجد یہودیوں کے لیے، عیسائیوں کے لیے کھلی ہوئی ہے۔اور اُن سے کہا کہ آپ اپنے اپنے طور پر ہماری مسجد میں عبادت کر سکتے ہیں۔یہ سب اس کے کھلے کفریات ہیں جن کی رو سے وہ صرف بدمذہب اور گمراہ نہیں بلکہ اُس کا اسلام سے نام کا بھی رشتہ نہیں ہے۔وہ طاہر القادری نہیں ہے بلکہ طاہر الپادری ہے۔ہم لوگوں کو خصوصاً علماے اہلِ سنّت و جماعت کو یہ لازم ہے کہ اپنے اپنے حلقے میں اُس کی گمراہی سے، اُس کی بدمذہبی سے، بلکہ اُس کے اِن کفریات سے اور اِس کفر و اِرتداد سے لوگوں کو آگاہ کریں اور دعا کریں کہ وہ بمبئی نہ آنے پائے اور اگر وہ آجائے تو معاملہ یہ ہے کہ انڈیا کی گورنمنٹ پر بھی اوپر سے پریشر ہے۔آج طاہر القادری یہودیوں کا اور نصرانیوں کا وہ بہت بڑا ترجمان ہے اور یو این او کا بڑا نمائندہ ہے اور امریکہ کا داہنا ہاتھ ہے۔اِن سب طاقتوں کا پریشر ہے۔ ورنہ انڈین گورنمنٹ بھی یہ جانتی ہے کہ کشمیر کے موقع پر اُس نے ملک کی سالمیت کے خلاف، ملک کو ٹکڑے کرنے کے لیے جو آواز اُس نے اٹھائی اور ملک کی سالمیت کے خلاف جو کچھ اس نے بکا، کہا یہ اُس کے کفر و اِرتداد کے علاوہ یہ ایسی بات ہے کہ انڈین گورنمنٹ بھی اگر سنجیدگی سے سوچے تو طاہر القادری کی اس ملک میں انٹری ہی نہیں ہوتی۔اور اس کا یہودی لابی سے جڑا ہوا ہونا صاف ظاہر ہے۔بہر حال ہماری دعا ہے کہ وہ نہ آنے پائے۔اور اگر وہ آجاتا ہے تو ہر ممکن کوشش یہ کی جائے کہ اُس کا جلسہ نہ ہو، اگر ہوتا ہے تو کم سے کم اپنے سنّی عوام کو اُس کے جلسے سے حاضری سے روکیں۔اور یہ سنیوں کی ذمے داری ہے کہ اُس کے جلسے میں حاضر ہونے سے باز رہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ مسلک اہلِ سنّت و جماعت پر جس کو پہچان کے لیے مسلک اعلیٰ حضرت کہا جاتا ہے، ہم سب کو سختی سے قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العلمین۔(حضور تاج الشریعہ کا یہ بیان www.tahirulpadri.com پر موجود ہے)